سوال

کیا مصحف میں علامات وقف کی پابندی کرنا واجب ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

ں اورابتدا کا علم بہت ہی شاندار علم ہے؛ کیونکہ اس سے تدبّر قرآن میں مدد ملتی ہے، جوکہ تلاوت کرنے والے ہر شخص سے مقصود ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(کِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ)

ں :29]

ف وابتدا کیلئے متعدد علوم کی ضرورت پڑتی ہے، چنانچہ عظیم قاری ابن مجاہد کہتے ہیں :

تہی

"الإتقان فی علوم القرآن "(1/296)

ٰیات کا معنی سمجھنے پر ہے، اور معانی میں اختلاف کی بنا پر قرّائے کرام بھی کچھ جگھوں پر وقف کرنے کے متعلق مختلف آراء رکھتے ہیں، کیونکہ ہر ایک مخصوص معنی کے اعتبار سے وقف کرتا ہے۔

ئے ہم نے پہلے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ : عامی شخص جو پڑھی جانے والی آیات کی تفسیر نہیں جانتا اس کیلئے افضل یہی ہے کہ قرآن مجید میں موجود علامت وقف پر پابندی کرے۔

م :

وقف کی جگھوں کا اہتمام کرنا واجب نہیں ہے، اور نہ ہی وقف کی ان جگھوں کی مخالفت کرنا حرام ہے، تاہم جن جگھوں پر وقف کرنے سے بالکل فاسد معنی لازم آتا ہے تو ایسی جگھوں پر قصداً وقف کرنا حرام ہے اور کسی مؤمن سے اسکا واقع ہونا محال ہے۔

خ المقری عبد الفتاح مرصفی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہمارے ائمہ کرام نے جو کہا ہے کہ فلاں فلاں کلمہ پر وقف کرنا جائز نہیں ہے، اس سے انکی مراد اختیاری وقف ہوتی ہے، جس کے ذریعے تلاوت میں حسن اور رونق پیدا ہو، ان کی اس سے مراد حرام، مکروہ نہیں ہوتی؛ کیونکہ قرآن مجید میں ایسا کوئی وقف نہیں ہے جس کو ترک کرنے پر گناہ ملے، یا کوئی حرام وقہ

ی کے بارے میں حافظ ابن جزری رحمہ اللہ مقدمہ جزریہ میں کہتے ہیں :

"وليسَ في القرآنِ مِنْ وقْفٍ وجَب ... ولا حرام غير ما له سَبَبْ "

"ترجمہ : اور قرآن میں کوئی واجب وقف نہیں ہے، اور غیر سببی حرام وقف بھی کوئی نہیں ہے "

"ہدايۃ القاري إلى تجويد كلام الباري "از مرصفی : (1/387)

لیلئے زبانی قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے، آپ اپنے حافظے سے تلاوت کریں، چاہے آپکو وقف کی جگھوں کا علم نہ ہو، پھر آپ ایسی جگہ وقف کرسکتے ہیں جہاں وقف کرنے سے معنی تبدیل یا غلط معنی نہ ہو۔

للہ اعلم.